نقشِ آغاز

اہم قومی و ملّی مسائل

جمعیۃ علماءِ اسلام کے سیکرٹری جنرل، شریعت بل کے محرک اور متحدہ شریعت محاذ کے رہنما مولانا سمیع الحق نے مورخہ ۲۵ر جولائی کو پشاور میں ایک پریس کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے ملک و ملت کو درپیش بعض اہم مسائل پر اظہارِ خیال کیا جسے اکثر اخبارات نے اہمیت سے شائع کیا۔ ہم اس پریس کانفرنس کا متن شائع کر رہے ہیں۔ ادارہ

نفاذِ شریعت اور شریعت بل کا مسئلہ

صدارتی ریفرنڈم اور عام انتخابات کے پس منظر میں سب سے بڑا مسئلہ ملک میں اسلامی نظام کا نفاذ تھا۔ آٹھ سالہ طویل مارشل لاء کے لئے اسی مسئلہ کا سہارا لیا گیا تھا اور اسی بنیاد پر قوم نے غیر جماعتی انتخابات میں حصہ لیا مگر سوا دو سال کا عرصہ گذرنے کے باوجود نہ تو صدر پاکستان نے اس معاملہ میں کوئی قانونی یا اخلاقی ذمہ داری محسوس کی نہ موجودہ حکومت نے نفاذِ اسلام کے معاملے میں کوئی پیش رفت کی۔ اب شریعت بل ـــــ جسکو ایوان میں پیش ہوئے دو سال ہو چکے ہیں اور جو سٹینڈنگ کمیٹی، سیلیکٹ کمیٹی، استصواب رائے اور نظریاتی کونسل کی بھرپور تائید کے تمام مراحل سے گذر چکا ہے۔ مگر حکومت نہ تو اسے منظور کرنا چاہتی ہے اور نہ مسترد کر دینے کی جرأت کر سکتی ہے۔ مسلسل تاخیری حربوں اور بعض اوقات نام نہاد مذاکرات کی آڑ لے کر ٹالتی رہی ہے، دوسری طرف صدر پاکستان اپنے بیانات میں شریعت بل سے لاتعلقی کا اعلان کر کے ساری ذمہ داری ـــ پارلیمنٹ پر ڈال رہے ہیں اور لوگوں کو نفاذِ شریعت کے لئے کام کرنے کے بجائے مسلم لیگ میں شمولیت کی دعوت دے رہے ہیں جو اخلاقاً اور قانوناً ایک سربراہِ مملکت کو ہرگز زیب نہیں دیتا۔ پھر صدر اگر نفاذِ شریعت کی ہر قسم کی ذمہ داری سے بری الذمہ ہیں تو ان کی صدارت کی بنیاد یعنی اسلام کے نام پر ریفرنڈم خود بخود ختم ہو جاتا ہے اور ان کا موجودہ عہدہ پر فائز رہنا کوئی اخلاقی جواز نہیں رکھتا، اگر حکومت صدر سمیت، نظام شریعت پر قابلِ عمل نظام کے طور پر یقین نہیں رکھتی اور نہ اس کے نفاذ سے ملک کے مسائل حل کرنا چاہتی ہے تو اسے شریعت بل کو کھل کر مسترد کر دینا چاہیئے اور منافقت کا

جوا اتار پھینکنا چاہیئے تاکہ ملک کی دینی قوتیں اور علمی حلقے یہ فیصلہ کرسکیں کہ یہ مملکت اسلامی ہے یا غیر اسلامی اور کیا شریعت اسلامی کے نفاذ اور بالادستی سے فرار اور گریز کرنے والے حکمرانوں کی اطاعت جائز ہے یا ناجائز۔

قائد جمعیۃ مولانا سمیع الحق نے کہا کہ حکومت کا ایک ایسا سرکاری شریعت بل جو تمام ملکی باشندوں کے لئے قابل قبول ہو، ایک سیاسی ڈھونگ کے سوا کچھ بھی نہیں اور اگر واقعتاً ایسا کوئی اقدام کیا گیا تو اس کی حیثیت اکبر کے دین الہٰی سے بھی بدتر ہوگی۔ مولانا سمیع الحق نے کہا، شریعت بل پیش کرنے سے ہمارا مقصد کوئی سیاسی مفادات کا تحفظ ہرگز نہیں بلکہ ہم ملک میں آئے دن کے بحرانوں، مشکلات، طبقاتی کشمکش، غریبوں کی تکالیف، قومی، صوبائی اور لسانی بنیادوں پر پیدا کئے گئے منافرتوں کو نظام شریعت کے ذریعہ ختم کرنا چاہتے ہیں مگر حکومت اور مفاد پرست سیاستدان موجودہ نظام میں اپنے مذموم سیاسی مفادات کا حصول و تحفظ سمجھ کر شریعت بل کی مخالفت پر متفق ہوگئے ہیں، چنانچہ ایم آر ڈی کے اہم افراد کے حکومت سے ظاہری اور خفیہ رابطے ہیں۔ ایسے حالات میں تمام دینی قوتوں اور نظام اسلام کے لئے کام کرنے والے کارکنوں اور تمام اہل اسلام کا فرض بنتا ہے کہ وہ اپنی قوتیں منظم کرکے نفاذ شریعت کی جدوجہد میں شریک ہوں۔ انہوں نے کہا کہ یہ ذمہ داری سب سے بڑھ کر علماء و مشائخ اور معاشرہ کے ذی وجاہت افراد پر عائد ہوتی ہے کہ وہ اپنے حکمرانوں اور طالع آزما سیاسی لیڈروں کو نفاذ شریعت کی جدوجہد میں شامل ہونے پر مجبور کریں ورنہ ان سے قطعی لاتعلقی کا اظہار کریں اور اگر ایسا نہ کیا گیا تو قیامت کے روز انہیں اللہ تعالیٰ کے سامنے شرمسار ہونا پڑے گا۔ مولانا سمیع الحق نے کہا کہ ہم اپنی جماعت جمعیۃ علماء اسلام اور متحدہ شریعت محاذ کے پلیٹ فارم سے مسلسل مقدور بھر جدوجہد کر رہے ہیں اور وہ لوگ، جماعتیں، تنظیمیں اور کارکن قابل تحسین ہیں جو پچھلے دو سال کے طویل عرصہ میں مختلف طریقوں سے ہمارا ساتھ دے رہے ہیں۔ اسوقت بھی ہم شریعت محاذ کی سطح پر ملک بھر میں دوروں کا پروگرام بنا چکے ہیں اور رائے عامہ منظم کرنے میں مصروف ہیں۔ انہوں نے کہا، اس سلسلہ میں متحدہ شریعت محاذ کے فیصلے کے مطابق شریعت بل کے حامی ارکان سینٹ کے حالیہ اجلاس کا بائیکاٹ کریں گے۔ قومی اسمبلی کے بجٹ سیشن کا بائیکاٹ اسی سلسلہ کی ایک کڑی تھا۔ انہوں نے کہا اب ملک بھر کے دوروں کے پروگرام کو آخری شکل دی جا چکی ہے، چنانچہ ۱۴ اگست کو نشتر پارک کراچی میں جلسۂ عام ہوگا۔ اس کے بعد ۱۵ سے ۲۲ اگست تک صوبہ سندھ کا دورہ ہوگا، آخری عشرہ پنجاب اور ستمبر کا پہلا ہفتہ بلوچستان کا دورہ کریں گے، ۱۱ ستمبر کو لاہور میں محاذ کا ایک جلسۂ عام ہوگا۔

جمعیۃ العلماء اسلام کا واضح انقلابی پروگرام

مولانا سمیع الحق نے کہا کہ اس وقت جمعیۃ علماء اسلام واحد جماعت ہے جس نے شریعت بل کی شکل میں ایک مثبت جامع اور انقلابی پروگرام قوم کے سامنے پیش کیا ہے اور اس مقصد کے لئے ملک کی اہم دینی جماعتوں کو شریعت محاذ میں ایک پلیٹ فارم پر جمع کر دیا گیا ہے جبکہ باقی سیاسی پارٹیوں کے پاس کوئی جامع پروگرام سوائے الیکشن کے مطالبہ کے کوئی نہیں اور اب تو بعض بڑی سیاسی پارٹیاں اس مطالبہ سے بھی پیچھے ہٹتی چلی جا رہی ہیں۔ جمعیۃ علماء اسلام اپنے ساتھیوں سمیت اپنے مقدس مشن میں شب و روز مصروف ہے اور اس کے علماء قائدین اور عام کارکن اور مخلص ورکر اپنی سیاست کو عبادت اور جہاد سمجھتے ہیں۔

تخریب کاری اور بدامنی کا دور دورہ

جمعیۃ علماء اسلام کے سیکرٹری جنرل مولانا سمیع الحق نے ملک کی تازہ ترین صورت حال اور امن عامہ کو نہایت شرمناک قرار دیتے ہوئے کہا کہ آئے دن کے دھماکوں اور تخریب کاروں کے واردات سے ایسے لگتا ہے کہ گویا ہم کسی مہذب پرامن ملک میں نہیں، میدان جنگ میں رہ رہے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ حکومت کا کردار بموں کے دھماکوں اور تخریب کاروں کے واقعات کے سلسلہ میں نہایت مجرمانہ ہے حکومت نہ تو آج تک مجرموں کی نشاندہی کر سکی ہے نہ کسی مجرم کو قرار واقعی سزا دی گئی ہے جبکہ وزیر داخلہ اور دیگر حکام کبھی کبھی یہ مژدہ سناتے ہیں کہ اس میں بیرونی عناصر کا ہاتھ ہے۔ سوال یہ ہے کہ ان ہاتھوں کو اگر توڑا نہیں جا سکتا تو بے نقاب کیوں نہیں کیا جاتا۔ موجودہ حکومت کے دوران اقتدار بلا مبالغہ سینکڑوں افراد بموں کے دھماکوں میں ہلاک ہو چکے ہیں، لاکھوں اور کروڑوں کا مالی نقصان اس پر مستزاد۔ ایسی تباہی تو پچھلے چالیس سال میں نہیں ہوئی۔ سوال یہ ہے کہ دنیا کے کسی مہذب ملک میں ان حالات کے باوجود کوئی حکومت، حکومت کرنے کی اہل رہ سکتی ہے ؟

ایران کے خونی متحارب گروپ اور تخریب کاری

جمعیۃ علماء اسلام کے رہنما مولانا سمیع الحق نے کراچی کے مسلسل فسادات اور کوئٹہ میں ایران کے متحارب گروپوں کی باہمی لڑائی اور جانی و مالی نقصان اور راکٹ لانچروں اور کلاشنکوف کے مسلح حملوں کو پورے ملک کیلئے انتہائی ذلت آمیز اور شرمناک قرار دیا۔ انہوں نے کہا کہ کوئی بھی مہذب ملک اپنی پرامن سرزمین کو غیر کا اکھاڑہ بننے کی اجازت نہیں دے سکتا اور نہ کوئی شریف اور پرامن ملک دوسرے ملک میں جا کر اپنے مذموم سیاسی عزائم کی خاطر پڑوس ملک کے امن و امان کو تہس نہس کرتا ہے جبکہ ایرانی سیاست پورے عالم اسلام کو اپنے شر انگیزیوں کی لپیٹ میں لینا چاہتی ہے، حکومت اور اس کی ایجنسیوں کا کردار اس سلسلہ میں اور بھی افسوسناک ہے کہ ایرانیوں نے بھاری ہتھیار حاصل کئے، گھروں کو اسلحہ خانہ بنایا جبکہ ایسا بھاری ہتھیار بیرونی سفارتخانوں ہی کے ذریعہ حاصل

کیا جاسکتا ہے مگر ہمارے ذرائع حکومت کو اس کا علم ہی نہ ہو سکا۔

مولانا سمیع الحق نے مطالبہ کیا کہ فوری طور پر ایران کے متحارب گروپوں کو ملک سے نکال دینا چاہیئے ورنہ خطرہ ہے کہ ایک دوسرے کے خون کے پیاسے ایرانیوں کے ہاتھوں کہیں ملک دوسرا بیروت نہ بن جائے جبکہ وہاں کے شیعہ عمل ملیشیا کی ظالمانہ انسانیت سوز کارنامے دنیا کے سامنے ہیں۔

حکومت اور مذہبی انتشار و تفرقہ بازی

مولانا سمیع الحق نے اس امر پر افسوس کا اظہار کیا کہ حکومت دینی قوتوں کو کمزور کرنے اور شریعت کے نفاذ سے فرار کی خاطر ملک میں مذہبی انتشار برپا کرنے میں دلچسپی لے رہی ہے۔ یہ فرقہ وارانہ اور مذہبی انتشار بالآخر نہ صرف موجودہ حکومت بلکہ پورے ملک کے لئے وبالِ جان بن سکتا ہے، اور سب اس آگ کی لپیٹ میں آسکتے ہیں۔ انہوں نے الزام لگایا کہ حکومت فرقہ واریت پھیلانے والے اقدامات، بیانات، نعروں اور جلسوں کی سرپرستی کر رہی ہے۔ انہوں نے کہا کہ حکومت ملکی یکجہتی کو تباہ کرنے والے نعروں کو اچھالتی ہے کہ اسلام پسند حلقوں کو دبایا اور مرعوب کیا جاسکے۔ شریعت بل کے معاملہ میں بھی حکومت اور اس کے وزراء کا یہی معاملہ رہا کہ اسے کسی نہ کسی ایک فرقہ کی طرف منسوب کرکے "لڑاؤ اور حکومت کرو" کی پالیسی کو مستحکم کیا جائے۔ انگریز ملعون کی اس پالیسی نے شریعت بل کی تحریک کو بھی نقصان پہنچایا۔

لیہ کے واقعات

مولانا سمیع الحق نے لیہ میں مولانا حق نواز جھنگوی کے رہائی کے سلسلہ میں نکالے گئے جلوس پر اندھادھند فائرنگ، تشدد اور گرفتاریوں کی شدید مذمت کی اور گرفتار شدہ گان کی رہائی اور اس معاملہ کو ہائی کورٹ کے اعلیٰ جج سے تحقیقات کرانے کا مطالبہ کیا۔

مولانا سمیع الحق نے کہا کہ بجٹ کا جو ڈرامہ کھیلا گیا اس کے نتیجے میں مہنگائی بے حد بڑھ گئی اور اب کہا جارہا ہے کہ قیمتیں پچھلی سطح پر آچکی ہیں جبکہ سیلز ٹیکس برقرار رکھنے سے نرخوں میں بے تحاشا اضافہ ہوچکا ہے اور دکاندار من مانے نرخ وصول کر رہے ہیں جس کے نتیجے میں گریڈ ۱۲ تک کے ملازمین کی تنخواہوں میں اضافہ کے باوجود انہیں کوئی فائدہ نہیں پہنچ سکا ہے۔ مولانا سمیع الحق نے کہا کہ ملک بھر میں بالخصوص کراچی کے ہنگاموں کی بنیادی وجہ سے بے روزگاری ہے۔ حکومت کو چاہیئے کہ روزگار فراہم کرنے کے منظم منصوبوں کو بروئے کار لائے، اسی طرح تعلیمی اداروں بالخصوص میڈیکل کالج کی سیٹوں میں کمی اور اس سلسلہ میں بے انصافی بھی وقت کا ایک بڑا اہم مسئلہ ہے۔

مولانا سمیع الحق نے کہا کہ ہماری پارٹی مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ کو کسی بین الاقوامی ادارہ کے کنٹرول میں دینے کی تجویز کو قابل مذمت سمجھتی ہے۔ اس وقت حکومت سعودی عرب حرمین شریفین کی بے مثال خدمات انجام دے رہی ہے اور اس پر اسے خراج تحسین پیش کرتی ہے۔

مولانا سمیع الحق نے مجوزہ آل پارٹیز کانفرنس کے بارہ میں کہا کہ اس سلسلہ میں ہماری رائے ہے کہ یہ آل پارٹیز کے بغیر ایک کانفرنس ہوگی۔ جماعت اسلامی اور مسلم لیگ کو شریک نہیں کیا جا رہا۔ جمعیۃ علماء اسلام جو ملک بھر کے ۹۵ فی صد علماء پر مشتمل ہے کو شتر مرغ کی طرح دنیا میں تسلیم نہیں کیا جاتا۔ اصغر خان مخالف ہیں، نورانی صاحب ابھی سوچ رہے ہیں اور مسلم لیگ کا ملک قاسم دھڑا اس میں شمولیت نہیں کر رہا۔ این پی پی کو مس بے نظیر قبول نہیں کر رہی تو یہ کانفرنس درحقیقت ایم آر ڈی کا وہ ایڈیشن ہوگا جس پر ایم آر ڈی بھی پوری شریک نہیں ہوگی۔ ہمارے نزدیک اگر کانفرنس کی داعی جماعت اسلامی نظام کے بارہ میں مخلص ہے، تو ہمارا مطالبہ ہے کہ مجوزہ آل پارٹیز کانفرنس میں سب سے اہم نقطہ فوری طور پر اسلامی نظام کے نفاذ کا شامل کیا جائے تب معلوم ہو سکیگا کہ ان لوگوں کی سیاست اسلام کے لئے ہے۔ ہماری جدوجہد نفاذ شریعت میں تو ان لوگوں کو کیڑے ہی کیڑے نظر آ رہے ہیں تو پھر انہیں ایسی اہم کانفرنس میں اسلام کا نقطہ رکھنے میں کیا تردد ہے۔ اگر ایجنڈے میں یہ نقطہ شامل کیا جائے تو ہم ایسی کانفرنس کا خیر مقدم کریں گے مگر جن لوگوں کی سیاست لادینی عناصر کی بیساکھیوں پر قائم ہے وہ ہرگز ایسے گھاٹے کا سودے پر تیار نہیں ہوں گے۔

مولانا سمیع الحق نے پاکستان کی فوجی اور اقتصادی امداد کے لئے امریکی سینیٹ کی خارجہ تعلقات کی کمیٹی کے شرائط اور پاکستان کی حکومت کی اس پر چپ سادھ کی شدید مذمت کی۔ انہوں نے کہا کہ امریکی امداد کے شرائط میں قادیانیوں کو مکمل تحفظ اور مکمل شہری آزادیاں اور مذہبی آزادیاں دلوانے سے یہ ثابت ہو گیا ہے کہ قادیانی گروہ استعماری قوتوں کا ایجنٹ اور آلہ کار ہے۔ مولانا سمیع الحق نے کہا، امریکہ کی مشروط امداد سے ملت اسلامیہ کے دینی تشخص اور مذہبی معتقدات پر براہ راست ناقابل برداشت حملہ ہے۔ یہ صورت حال ملک کے دینی اور قومی حلقوں کے لئے چیلنج اور لمحۂ فکریہ ہیں۔ انہوں نے حکومت سے مطالبہ کیا کہ وہ اس شرط کو مسترد کر دینے کا دو ٹوک اعلان کرے۔

مولانا سمیع الحق نے سندھ ہائی کورٹ کے جسٹس تنزیل الرحمان کے حالیہ تاریخ ساز فیصلوں پر انہیں خراج تحسین پیش کیا۔ انہوں نے کہا اس سے حکومت کے اصل عزائم نکھر کر سامنے آ جاتے ہیں کہ

جب قانونی گنجائش بھی نہیں ہے مگر پھر بھی غیر اسلامی قوانین کو تحفظ دیا جا رہا ہے۔ انہوں نے کہا جسٹس تنزیل الرحمان نے قرارداد مقاصد کے ذریعے غیر اسلامی قوانین کی تنسیخ کے ضمن میں جو تاریخ ساز فیصلہ دیا ہے اس سے مسلمانوں کا سر اونچا ہو گیا ہے، عدالتوں کا وقار بحال ہوا ہے اور انشاء اللہ یہ فیصلہ اسلامی قوانین کی تنفیذ میں بہت اہم اور موثر ثابت ہوگا۔ کاش حکومت اس آئینہ میں اپنا چہرہ دیکھ کر مستقبل سنوارنے کا کچھ سوچ لیتی۔

مولانا سمیع الحق نے پاکستان میں امریکی سفیر مسٹر آرنلڈ رافیل کے حالیہ انٹرویو جو روزنامہ "خلیج ٹائمز" میں شائع ہوا، کو ناپسندیدہ اور شر انگیز قرار دیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ امریکی سفیر نے یہ بیان دے کر کہ "امریکہ اسلامی بنیاد پرستی کے خلاف نہیں بلکہ وہ ایران اور لبنان کی طرح کے اسلامی ریڈیکل ازم کی مخالفت کرتا ہے" اہل اسلام کے جذبات کو مجروح کیا ہے اور جہاں اس سے مسلمانوں میں اشتعال پیدا ہوا وہاں امریکہ اور پاکستان کے تعلقات میں ناخوشگواری کے امکانات کے ساتھ ساتھ اسلام اور مسلمین کے بارے میں امریکیوں کے عزائم کی عکاسی بھی ہوئی ہے۔ مولانا سمیع الحق نے کہا "اسلامی بنیاد پرستی" کی اصطلاح امریکیوں کی وضع کردہ ہے۔ وہ اس تصور کا مصداق رجعت پسند، ترقی بیزار اور ذہنی و فکری جمود کا شکار قوموں کو قرار دیتے ہیں۔ مولانا سمیع الحق نے کہا کہ حکومت کی ذمہ داری ہے کہ وہ سرکاری سطح پر اس کا نوٹس لے، ہمیں کسی بھی بڑی یا چھوٹی طاقت سے وابستہ رہنے کا یہ مطلب ہرگز نہیں کہ وہ ہمیں ایمان و اسلام سے خالی کر دیں۔ انہوں نے کہا ملکی سطح پر ٹھوس پالیسی اختیار کر کے جب تک بڑی طاقتوں کی غلامی سے مکمل نجات حاصل نہیں کی جاتی، اسلامی اقدار و روایات اور مسلّم معتقدات کے خلاف کفر کی یلغار کو نہیں روکا جا سکتا۔

مولانا سمیع الحق نے کہا کہ ہماری جمعیت علماء اسلام بلدیاتی انتخابات میں بھرپور حصہ لے گی انہوں نے کہا کہ ہماری جماعت کسی بھی سطح پر قوم اور ملک کی تعمیری خدمات سے فرار کی قائل نہیں۔ اس لئے جمعیت علماء اسلام کے کارکن ابھی سے بلدیاتی انتخابات میں حصہ لینے کی تیاریاں شروع کر دیں اور پارٹی کی تنظیمی کارکردگی پر بھرپور توجہ دیں اور اس سلسلہ میں ابھی سے رابطۂ عوام مہم کا آغاز کر دیں۔